10427 ـ باكسنگ كھيلنے كا حكم

سوال

ميرا سوال باكسنگ اور اس كے حكم كے متعلق ہے، ہمارى مسجد كى انتظاميہ باكسنگ كے تربيتى كورس منعقد كروانے كا سوچ رہى ہے، اس ليے ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں آيا باكسنگ جائز بھى يا نہيں ؟
اور ا سكا سبب يہ ہے كہ ايك حديث ميں آيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جو افراد كو آپس ميں ايك دوسرے كو گرانے كى كوشش كر رہے تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں بتايا كہ وہ چہرے پر مارنے سے اجتناب كريں، كيونكہ ہم آدم عليہ السلام كى صورت پر بنائے گئے ہيں "
تو كيا اس بنا پر مسلمان شخص كے ليے باكسنگ سيكھنا كہ ہر ايك شخص دوسرے كے چہرے پر مارتا ہے، يہ كھيل سيكھنا جائز ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شريعت اسلاميہ نے ہر وہ چيز مباح كى ہے جو بدن كو فائدہ دے اور بدن كے ليے نقصاندہ نہ ہو، اور ہر وہ چيز حرام كى ہے جس سے بدن پرظلم ہو اسے نقصان و ضرر پہنچے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا تيرے جسم كا بھى تجھ پر حق ہے "

صحيح بخارى كتاب الصوم حديث نمبر (1839).

جسمانى ورزش و ايكسرسائز اگر شرعى ممنوعات سے خالى ہو تو يہ روزش كرنا مفيد ہے، اور باكسنك ايك قديم كھيل ہے جو اغارقہ كھيلا كرتے تھے.

كھيلوں كى اقسام ميں سب سے برى كھيل ہے، بلكہ باكسنگ تو اس كى مستحق ہى نہيں كہ اسے كھيل كا نام ديا جائے، باوجود اس كے كہ يورپى ممالك ـ جہاں باكسنگ ايك ہنر كى اساس كى بنا پر بہت زيادہ پھيلى ہوئى ہے ـ خاص كر اپنے ذاتى دفاع كے ليے ايك بہت ہى عمدہ كھيل قرار ديتے ہيں، ليكن وہ يہ بھول جاتے ہيں، يا پھر جان بوجھ كر عمدا بھول جائے يہ ا سكا بينادى اور رئيسى ہدف تو مد مقابل كو اذيت سے دوچار كرنا اور اسے زمين پر گرا كر ناك آؤٹ كرنا ہوتا ہے، اور اس كے ليے بہتر يہى سمجھا جاتا ہے كہ ايك زور دار اور فيصلہ كن مكہ ـ جيسا كہ وہ اسے

یہی نام دیتے ہیں - مارا جائے جس سے مد مقابل ناک آؤٹ ہو کر گر پڑے، اور باکسنگ میں کامیابی کی بلندی یہی ہے.

(بہت سےممالک کی پارلمنٹوں میں بہت زیادہ مطالبہ کیا گیا کہ باکسنگ کو بطور ہنر اختیار کرنے والوں پر پابندی لگا دی جائے، کیونکہ باکسر کے لیے باکسنگ بہت اذیت ناز چیز ہے، بلکہ سویڈن کو اس میں کامیابی بھی ہوئی، اور بہت سارے ممالک اس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے، حالانکہ باکسروں کو اس کھیل سے بہت اذیت ہوتی ہے، بلکہ بہت سارے باکسر تو اس کھیل کے نتیجہ میں ہلاک بھی ہو چکے ہیں.

حقیقت یہی ہے کہ باکسنگ پر پابندی کی مطالبہ کے پیچھے انہی باکسروں کی وفات ہی تھی، یا یہ مطالبہ تھا کہ کم از کم اس کے لیے سخت قسم کے قواعد بنائے جائیں، جو اس کی سختی اور شدت کو ختم کریں.

ماخوذ از: یہاں لندن ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983) میلادی.

ویلز میں برطانیہ میڈیکل کمیٹی کے مندوب ڈاکٹر روجڈ ہرٹی اس سلسلے میں کمیٹی کے سروے کے متعلق کہتے ہیں:

(ہم ساری دنیا کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ باکسنگ انتہائی خطرناک کھیل ہے، اس وجہ سے نہیں کہ باکسنگ کی بنا پر بہت سارے باکسروں کی اموات واقع ہو چکی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ باکسنگ کی بنا پر پیدا ہونے والے افراد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کھیل کی سرپرستی کرنے والی کمیٹیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس کھیل کو بند کر دیں، اور اسے کھیلوں میں شامل ہی نہ کیا جائے.

اور یہاں دوبارہ یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کھیل ہزاروں باکسروں کی گھات میں کہ انہیں باکسنگ کی بنا پر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار کر کے رکھ دے،

(1945) سے لیکر (1983) تک باکسنگ کی بنا پر ہلاک ہونے والے باکسروں کی تعداد تین سو پچاس تک پہنچ چکی ہے).

ماخوذ از: landan here ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983).

اس کھیل کےمتعلق اسلامی موقف:

اسلامی اصول مکمل طور پر اس تصور کا انکار کرتا ہے کہ وہ عموما امت کی تربیت میں اس طرح کا خطرناک انحراف اس حد تک پیدا ہو جائے جو امت کے افراد کے مابین شدید قسم کی لڑائی کی اجازدت دیتا ہ بلکہ ساری انسانیت کے مابین اس طرح کی اجازت نہیں دیتا.

ذیل میں ہم چند ایك اصول بیان كرتے ہیں:

1 ـ ضرر اور نقصان كو ختم اور زائل كرنا:

اوپر بیان ہو چكا ہے كہ باكسنگ ایك ایسا كھیل ہے جس كے انسانی زندگی كو بہت زیادہ ضرر و نقصانات ہیں، اور اس كی گواہی بھی یورپیوں نے دی ہے، جنہیں انسانی شعور نے اس پر راغب كیا كہ وہ اس كھیل كو بند كرنے كا مطالبہ كریں، بلكہ اس كو عالمی كھیلوں كی ڈكشنری سے ہی نكال باہر كریں.

2 ـ چہرے كی بے حرمتی:

باكسنگ كا كھیل ایسا ہے جس میں مد مقابل كے چہرے پر پوری قوت سے مكہ مارنا ہوتا ہے، اور باكسر كو مكمل اجازت ہے كہ اپنی پوری طاقت سے مدمقابل باكسر كے چہرے پرمكہ مارے، بلكہ جسم كے كسی اور جگہ مكہ مارنے كی بجائے چہرے پر مكہ مارنے كے پوائنٹ زیادہ ہوتے ہیں.

اور یہ بہت ہی گری پڑی حركت ہے، كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں كوئی كسی سے لڑے تو وہ چہرے سے اجتناب كرے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت كیا ہے، دیكھیں فتح الباری (5 / 215).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہیں:

(اس ممانعت میں ہر ضرب شامل ہوتی ہے جو بطور حد یا تعزیر یا بطور تادیب ہو، اور ابو داود وغیرہ میں ابو بكر رضی اللہ تعالی عنہ كی حدیث میں زنا كرنے والی عورت كو رجم كرنے كے قصہ میں بیان ہوا ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت كو رجم كرنے كا حكم دیا اور فرمایا:

" اس كو پتھر مارو، اور چہرے سے اجتناب كرنا "

سنن ابو داود (4 / 152).

تو جس كو بطور رجم ہلاك كرنا متعین ہے جب اس كے متعلق یہ حكم ہے، تو پھر اس كے علاوہ دوسرے كے چہرے سے بالاولی اجتناب كرنا ہو گا.

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے: چہرے پر مارنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ چہرہ بڑا نازك اور سارے محاسن کو جمع کرنے والی جگہ ہے، اور اکثر اس کے اعضاء سے ہی ا سکا ادراك ہوتا ہے، تو چہرے پر مارنے سے خدشہ ہے کہ چہرے کے کسی عضو کی حالت نہ بگڑ جائے، اور وہ بد شکل نہ ہو جائے، چہرے میں ظاہر اور ابھرا ہوا ہونے کی بنا پر سب سے نازك ہے، بلکہ جب ناك پر مکہ مارا جائے تو وہ صحیح نہیں رہتا).

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216).

اس حدیث سے خاص کر ممانعت کی دلالت کے متعلق فتح الباری میں ہے:

(امام نووی رحمہ اللہ نے اس نہی کے حکم کے متعلق کچھ نہیں کہا، اور اس ممانعت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نہی تحریمی ہے، اس کی تائید سوید بن مقرن رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ نے فرمایا:

" کیا تجھے علم نہیں کہ احترام والی شکل و صورت ہے "

صحیح مسلم (3 / 1280).